بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ۝ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۝

جلد اول

مجموعہ کلام

نعت، منقبت و سلام

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام

سید محمد نقی نقوی

www.youtube.com/@naqinaqvee

5 رمضان المبارک 1444 ہجری

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام

سید محمد نقی نقوی

ہو بیاں کیسے تری شان رسولِ عربیؐ

ہے تری شان میں قرآن رسولِ عربیؐ

نعت ہم لکھتے ہیں احسانِ ابو طالبؑ ہے
نعت کے بانی ہیں عمرانؑ رسولِ عربیؐ

ورنہ وہ بھاگ گئے ہوتے یہ خم سے لیکر
تیرے قبضے میں تھے پالان رسولِ عربیؐ

اپنے روضے پہ بلا لیجے زیارت کے لئے
پورا کر دیں مرِا ارمان رسولِ عربیؐ

نعت لکھنے کی مجھے بھی نقیؔ توفیق ہوئی
آپ کا مجھ پہ ہے احسان رسولِ عربیؐ

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

کر دے عطا مِرے خدا، آج کے دن کی شام دو

کہتا ہے دل سناؤں میں، آج کے دن کلام دو

منبر لگاؤ آج دو، جشن کو احترام دو
آج سنیں گے منقبت، آن کے سب امامؑ دو

دین بچانے کیلیئے، جان لٹائی دونوں نے
کر گئے نبیوںؑ سے بڑے، زینبؑ کے بیٹے کام دو

مولا حسنؑ حسینؑ نے، پالا ہے لیکے گود میں
عونؑ و محمدؑ آپ پہ، کرتے ہیں فخر امامؑ دو

عشق عیاں جہان میں، زینبؑ کے بیٹوں نے کیا
جنگ میں بھی گئے ہیں یہ، دیکھ لو گام گام دو

سیرت و شکل و بندگی، رعب و جلال و حوصلہ
عکسِ حسنؑ حسینؑ ہیں، زینبؑ کے لالہ فام دو

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

ساقی ہو آپ کا کرم، چاہئیں دو دو رنگ کے
جب بھی اٹھاؤں میں قلم، مدح کے پاؤں جام دو

تیر و تبر کی شاہؑ کو، کیا ہیں ضرورتیں بھلا
کافی یزیدیوں کے ہیں، قتل کو ساتھ نام دو

شام ہر ایک شامی کی، کرب و بلا میں ہو گئی
کر گئے کفر میں ابھی، اطفال انہدام دو

دونوں جہاد کرتے ہیں، ہاتھوں میں تھامے نیمچے
کر گئے سارے کفر کا، طفل یہ اختتام دو

ایک میں عونؑ کی ثنا، اک میں محمدؑ آپ کی
آج کے دن کئے ہیں یوں، جشن کے اہتمام دو

جذبۂ عشق دیکھئے، ماموں پہ جاں لٹانے کا
ماں کو ہیں اک سلام میں، دیکھو نقیؔ سلام دو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

میدان میں کیا جنگ لڑی عونؑ و محمدؑ

دیتے ہیں دعا نانا علیؑ عونؑ و محمدؑ

بن کر سرِ میدان جریؑ عونؑ و محمدؑ
دشمن کئے فنّار کئی عونؑ و محمدؑ

اک بات ہے زینبؑ نے کہی عونؑ و محمدؑ
ہاں مثلِ علیؑ تیغ چلی عونؑ و محمدؑ

جاں کھِلتے ہوئے قاسمؑ و اکبرؑ نظر آئے
اس گلشنِ ہستی کی کلی عونؑ و محمدؑ

سب دیکھ کے پکار یہی کہنے لگے ہیں
دونوں ہی ہیں شاگردِ جریؑ عونؑ و محمدؑ

ہاں معرکہ کرتے ہوئے بن جاتے ہیں اکثر
شبرؑ کبھی شبیرؑ کبھی عونؑ و محمدؑ

شاید انھیںؑ شبرؑ نے ہی تیّار کیا ہے
جو بن گئے میداں میں علیؑ عونؑ و محمدؑ

غازیؑ سی وفا دیکھ کے یہ کہتی ہیں زینبؑ
تم دونوں پہ میں صدقہ گئی عونؑ و محمدؑ

بھاگا پسرِ سعد یہ میدان سے کہہ کر
لے آئے قضا میری ابھی عونؑ و محمدؑ

لینے کو چلے حضرتِ قاسمؑ کا یہ بدلا
میداں میں شجاعت کے دھنی عونؑ و محمدؑ

لڑتے ہوئے میدان میں جب دونوں کو دیکھیں
جعفرؑ بھی یہ کہہ دیں ہیں علیؑ عونؑ و محمدؑ

بس مدحتِ زینبؑ میں سناؤ انھیں اشعار
آئے ہیں یہی سننّے نقیؔ عونؑ و محمدؑ

منقبت لکھتا رہا ہوں میں خدا کی خاطر

اور لکھی حمدِ خدا آلِ عبا کی خاطر

آیتیں ڈھونڈیں اترنے کے بہانے اکثر
مدحتِ شاہؑ و حسن سبز قباؑ کی خاطر

آیا کرتے ہیں درِ فاطمہ زہراؑ پہ نبیؐ
چادرِ فاطمہ زہراؑ سے شفا کی خاطر

جب فضا میں کبھی محسوس ہوئی مجھ کو گھٹن
آگیا زیرِ علم میں تو ہوا کی خاطر

مصطفیٰؐ آپ کے بیٹوں کی ثنا کرتا ہوں
میں نقیؔ، فاطمہ زہراؑ کی رضا کی خاطر

العجل کی دعا پکار میں ہے

فاطمہ زہراؑ انتظار میں ہے

جو بھکاری حسنؑ کے لعل کا ہے
بادشاہوں کی وہ قطار میں ہے

مولاؑ آیا نہیں جواب تِرا
کیا عریضہ وہ رہگزار میں ہے

دوست شبیرؑ کا حبیبؑ ہے جو
چودہ صدیوں سے انتظار میں ہے

کس طرح سے اسے بلائیں بھلا
وہ جو اللہ کے حصار میں ہے

ہے دعا کہہ دیں فوج میں مولاؑ
نام تیرا نقیؔ شمار میں ہے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

منافقوں پہ کریں گے وہ آ کے وار بہت
علیؑ کی مثل چلائیں گے ذوالفقار بہت

جو ایک بندگی صدیوں سے کرتے آئے ہیں
وہ ہے امامِ زمانہؑ کا انتظار بہت

بتولؑ، شبرؑ و سجادؑ، باقرؑ و جعفرؑ
بنیں گے پانچوں کے اک دن حسیں مزار بہت

امامِ عصرؑ کے آنے کے احترام میں خود
جبیں جھکائے ہے خوش بیتِ کردگار بہت

مری دعاؤں میں اک العجل کی دل سے مرے
قسم خدا کی نکلتی ہے یہ پکار بہت

چمکنے دین لگا آپؑ کے ظہور کے دن
عیاں یہ ہو گیا ہے آپؑ کا وقار بہت

چمن میں فاطمہ زہراؑ کے پھول کھلنے لگے
نقیؔ ملی مہِ شعبان میں ہے بہار بہت

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

آج یوں اہلِ عزا رونے لگے

آج شاہِ کربلاؑ رونے لگے

دیکھ کر ماں پر مصائب اس قدر
کیا ستم ہے مجتبیٰؑ رونے لگے

فاطمہؑ کی پسلیوں کو دیکھ کر
اشکِ خوں شیرِ خداؑ رونے لگے

قبرِ زہراؑ و حسنؑ کو دیکھ کر
یاالٰہی مصطفیٰؐ رونے لگے

ظلم کتنا بنتِ احمدؐ پر ہوا
سوچ کر کُل انبیاؑ رونے لگے

جب نقیؔ شہہؑ کا ہوا بھائی شہید
مرتضیٰؑ بے انتہا رونے لگے

جا کے میدان میں کیا حال کیا قاسمؑ نے

خون سے شامیوں کو لال کیا قاسمؑ نے

مرتضیٰؑ، مجتبیٰؑ غازیؑ کی دکھا کر ہیبت
کیا عیاں سورۂ زلزال کیا قاسمؑ نے

باباشبرؑ نے جو بازو پہ تھا باندھا تعویز
اسی تعویز کو ہے ڈھال کیا قاسمؑ نے

آ کے میدان میں بس اپنا بتا کر شجرہ
ایک رستم کو یونہی زال کیا قاسمؑ نے

جیسے مرحب کا کیا شیرِ خداؑ نے بالکل
ویسے ارزق کا وہی حال کیا قاسمؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

عکس بیعت کا دکھائی نہیں دیگا کبھی صاف
اس طرح آئینے میں بال کیا قاسمؑ نے

آن کر غیض میں مقتل میں سرِ کرب و بلا
حملہ دادا کی ہی تمثال کیا قاسمؑ نے

ہو کے پامال رہِ دینِ محمدؐ میں نقیؔ
لاشِ بیعت کو ہے پامال کیا قاسمؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جسے کسی کے بھی در سے نہیں ملی ہو گی

اسے حسینؑ نے اولاد بخش دی ہو گی

دیا کوئی بھی بجھا دے تو ہو گی تیرہ شبی
مگر حسینؑ بجھا دیں تو روشنی ہو گی

قطار میں نظر آئیں گے انبیاؑ سارے
جناں میں حضرتِ حرؑ کی جو حاضری ہو گی

کبھی نماز میں لیکر علیؑ کا نام بھی دیکھ
ترِی نماز میں کچھ اور دلکشی ہو گی

ترستے ہوں گے سرِ آسمان اس کو ملک
زمیں پہ بزمِ شہہِ دینؑ جو سجی ہو گی

خدا نے جس سے لئے بال و پر نقیؔ اس کو
حسینؑ ابنِ علیؑ نے اڑان دی ہو گی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ترا عجیب ہی دشمن پہ وار ہے زینبؑ

ہر ایک خطبہ ترا ذوالفقار ہے زینبؑ

گئیں مدینہ سے کہتی ہوئی یہ شام تلک
حسینؑ ابن علیؑ پر نثار ہے زینبؑ

علیؑ کے بیٹوں کا پہرہ ہے اس کے چاروں طرف
علیؑ کی بیٹی ہے عالی وقار ہے زینبؑ

تمام گھر ہی لٹایا ہے تو نے اس کے لئے
نبیؐ کا دین ترا قرضدار ہے زینب

ہر ایک دل میں بھی تعمیر کر دیا تو نے
جو شہہؑ کا کرب و بلا میں مزار ہے زینبؑ

زمانہ کہتا ہے تجھ کو شریکۃ الشبیرؑ
یوں شہہؑ کے کاموں میں تو حصہ دار ہے زینبؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہیں پھول قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ و اکبرؑ
چمن حسینؑ ہیں اور تو بہار ہے زینبؑ

حسنؑ حسینؑ کے ہوتے ہوئے ہیں زینتِ اب
یہ صرف آپ کو حاصل وقار ہے زینبؑ

علیؑ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو چین سرورؑ کا
دلِ رسولؐ کو تم سے قرار ہے زینبؑ

پڑھیں جو غور سے قرآں تو ہو انھیں معلوم
خدا بھی آپ کا مدحت گزار ہے زینبؑ

وہ انبیاؑ ہوں کہ آیات یا فرشتے ہوں
تمھارے در پہ ہر اک کی قطار ہے زینبؑ

بس اک اشارے سے ہر چیز ہو گئی ساکت
وہ لفظِ کن پہ ترا اختیار ہے زینبؑ

بغیر خون خرابے کے مر گیا ہے یزید
ترِے عجیب ہی خطبوں کی مار ہے زینبؑ

نقیؔ چلی ہے یہ سالار بن کے جانبِ شام
اٹھائے ساتھ امامت کا بار ہے زینبؑ

غاصبوں پر جہاں لعنت نہیں ہونے والی

وہاں نازل کبھی رحمت نہیں ہونے والی

ڈال کر قید میں ان کو یہ سمجھتا تھا یزید
بنتِ حیدرؑ سے خطابت نہیں ہونے والی

بولے زینبؑ سے کہ مجلس نہیں ہو گی شہؑ کی
اتنی کم ظرف کی جرأت نہیں ہونے والی

ثانیِ زہراؑ علاوہ ترِے دنیا میں کبھی
طرزِ حیدرؑ میں خطابت نہیں ہونے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بڑھ کر ہے نقیؔ
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ہونے والی

شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

صدقہ ہے فقط آپ ہی کا ثانیِ زہراؑ

جو لکھیں گئیں شہہؑ کی ثنا ثانیِ زہراؑ

دربار میں خطبہ جو دیا ثانیِ زہراؑ
یاد آنے لگے شیرِ خداؑ ثانیِ زہراؑ

کرتی تھیں یہی ورد سدا ثانیِ زہراؑ
شبیرؑ پہ سو بار فدا ثانیِ زہراؑ

دیں آپ کے احسانوں کا یا ثانیِ زہراؑ
ہر دور ہی مقروض رہا ثانیِ زہراؑ

جب آپ کا اک خطبہ سنا ثانیِ زہراؑ
بے دینوں کو یاد آیا خدا ثانیِ زہراؑ

دشمن کے مکاں میں غمِ شبیرؑ کی خاطر
کی مجلسِ شبیرؑ بپا ثانیِ زہراؑ

انداز میں حیدرؑ کے ہے کی گفتگو جس نے
ایک آپ ہیں اور ایک خدا ثانیِ زہراؑ

تھا شبرؑ و زہراؑ کی جو تحریر کا اک کام
تقریر سے وہ پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے فنا اپنے ہی دشمن کو کیا ہے
ہیں مثلِ حسن سبز قباؑ ثانیِ زہراؑ

جو لہجہ تھا معراج میں وہ آگیا اب یاد
خطبہ جو سرِ شام سنا ثانیِ زہراؑ

دشمن کو فنا کر دیا بن تیغ اٹھائے
یوں آپ بنیں فاطمہؑ یا ثانیِ زہراؑ

دیتے ہیں دعا کہہ کے یہ زینبؑ کو محمدؐ
دیں تم نے بچایا ہے مرا ثانیِ زہراؑ

سورج بھی سرِ عرش نکلتا نہیں جب تک
اس کو نہ اشارہ ہو ترا ثانیِ زہراؑ

جلتے ہوئے خیمے سے امامت کو بچایا
ہے آلِ محمدؐ کی بقا ثانیِ زہراؑ

ہاں آپؑ سے ہی امر میں اسلام کے شہہؑ بھی
کرتے ہیں سدا مشورہ یا ثانیِ زہراؑ

ہوتے ہوئے دو بیٹوں کے ہیں باپ کی زینت
یہ آپ کو ہی اوج ملا ثانیِ زہراؑ

بن جاتا ہے عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ
جو آپ کی گودی میں پلا ثانیِ زہراؑ

اللہ رے زینبؑ کی فضیلت کو تو دیکھو
یہ صرف لقب ان کو ملا ثانیِ زہراؑ

سجادؑ نے دادا کی جھلک آپؑ میں دیکھی
جو بولنے کی دیکھی ادا ثانیِ زہراؑ

اس بیٹے کو بھی فاطمہ زہراؑ سے ملی ہے
عباسؑ نے پائی جو وفا ثانیِ زہراؑ

وعدہ تھا نبیؐ سے کیا شبیرؑ نے لیکن
پر تم نے اسے پورا کیا ثانیِ زہراؑ

خود بن کے اسیر آپؑ نے زندان میں آ کے
محبس سے کیا دیں کو رہا ثانیِ زہراؑ

ظلمت کی ہواؤں میں کیا تم نے ہی روشن
شبیرؑ کی مجلس کا دیا ثانیِ زہراؑ

آجائیں جگہ چھوڑ کے سادات کی جانب
اب نہر کو دے دیں جو صدا ثانیِ زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

یہ دونوں جہاں کہہ اٹھے سن کر تِرا خطبہ
تم سے ہی ملی کرب و بلا ثانیِ زہراؑ

شبیرؑ کا خوں جب سے بہا کرب و بلا میں
وہ خاک ہوئی خاکِ شفا ثانیِ زہراؑ

خطبوں سے کریں کفر کو بے جان نہ کیونکر
ہیں خواہرِ شاہِ شہداؑ ثانیِ زہراؑ

جو آپؑ کو اور حضرتِ سجادؑ کو دیکھا
باقرؑ نے بھی یوں خطبہ دیا ثانیِ زہراؑ

عاشور کے دن خیمۂ شبیرؑ کے نزدیک
غازیؑ کی جگہ پہرہ دیا ثانیِ زہراؑ

پرداخت یہاں حیدرؑ و جعفرؑ کی عیاں ہے
دیکھی ہے جو بیٹوں کی وفا ثانیِ زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

سنتے ہیں بڑا صبر کیا حضرتِ شہہؑ نے
پر آپ نے جو صبر کیا ثانیِ زہراؑ

حیدرؑ نے یہ زینبؑ سے کہا تھا نقی اک دن
ہے تیری ولا عشقِ خدا ثانیِ زہراؑ

خدا کے دین کا روشن جو نام کرتے ہیں

یہ کام صرف ہمارے امامؑ کرتے ہیں

دکھا رہے ہیں کرشمہ یہ کربلا میں حسینؑ
شہید ہو کے سناں پہ کلام کرتے ہیں

یہ کہہ رہے ہیں جنابِ سعیدؑ سے شبیرؑ
ہم اب سے خلدِ بریں تیرے نام کرتے ہیں

ابھی ہی آئے ہیں یہ چھوڑ کر سپاہِ یزید
حسینؑ حرؑ کو علیہ السلام کرتے ہیں

جو خط حسینؑ نے بھیجا ہے کھول کر پڑھیے
حبیبؑ آپ کو مولا سلام کرتے ہیں

گلے سے اپنے لگا کے، بنا کے اپنا سپاہ
حسینؑ جونؑ کا بالا مقام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

خدا سے طور پہ موسیٰؑ کلام کرتے تھے
حسینؑ نیزے پہ آ کر کلام کرتے ہیں

یہ کربلا نے ہی ثابت کیا ہے کہ شبیرؑ
نبیؐ کے دین کے سارے مہام کرتے ہیں

حسنؑ کا نام پکارا انہیں ازل سے نقیؔ
حسینؑ بھائی کا یوں احترام کرتے ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

دل میں رہ جائے گی حسرت نہیں ملنے والی

بنتِ حیدرؑ کی حقیقت نہیں ملنے والی

جس میں زینبؑ ترے بابا کی نہیں ہو مدحت
ایسی قرآن میں آیت نہیں ملنے والی

ثانیِ زہراؑ حقیقت ہے کہ بعدِ زہراؑ
آپ سی صاحبِ عصمت نہیں ملنے والی

یہ ثنا ہم کو دل و جان سے بھی بڑھ کر ہے
مدحِ زینبؑ میں رعایت نہیں ملنے والی

آ گئی شام میں عباسؑ کی ہمشیر، یزید
اب ترِی لاش سلامت نہیں ملنے والی

مانگ لے جو بھی تجھے چاہیئے ان سے لیکن
تجھ کو شبیرؑ سے بیعت نہیں ملنے والی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

تجھ کو بی بیؑ ہوئی حاصل جو خدا کے نزدیک
ایسی نبیوںؑ کو بھی عظمت نہیں ملنے والی

زینتِ اب ہیں یہ حسنینؑ کے ہوتے ہوئے بھی
ایسی ہر اک کو فضیلت نہیں ملنے والی

شام تک کرب و بلا سے ہمیں تا حشر نقیؔ
جیسی زینبؑ نے کی محنت، نہیں ملنے والی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

علم دنیا کو دیا ہے قید میں

علم کا روشن دیا ہے قید میں

آپؑ سے ہاں رابطہ ہے قید میں
حضرتِ بہلولؓ کا ہے قید میں

راہِ حق پر لیکے آئے لوگوں کو
انتقام ایسا لیا ہے قید میں

مثلِ سجادؑ آپؑ نے، زنجیر میں
سجدہ خالق کو کیا ہے قید میں

ظلم کاظمؑ پر ہوئے ہیں کس قدر
طفلی میں دیکھا گیا ہے قید میں

یاد کر کے اپنے جد کی پیاس کو
ایک قیدی رو رہا ہے قید میں

مولاؑ کروٹ بھی بدل سکتے نہیں
ظلم کتنا ہو رہا ہے قید میں

مجتبیٰؑ کی یاد آئی ہے نقیؔ
زہراؑ کو جب دیا ہے قید میں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کربلا سے کوفہ تک مرتضیٰؑ سکینہؑ ہیں

مثلِ ثانیِ زہراؑ فاطمہؑ سکینہؑ ہیں

آ کے نیزے پر سرورؑ جو کلام کرتے ہیں
شاہِ دیںؑ کی سانسوں کا سلسلہ سکینہؑ ہیں

ساتھ میں تمھارے ہی شام تک چلے باقرؑ
آپ دینِ خالق کا آسرا سکینہؑ ہیں

خضرؑ اور عیسیٰؑ جو زندہ آج تک ہیں یوں
منقبت تمھاری وہ لکھتے کیا سکینہؑ ہیں

بولتے نقیؔ دیکھا نیزے پر سوال آیا
مصطفیٰؐ کے بیٹے کی کیا بقا سکینہؑ ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کس طرح کرے کون بیاں کیا ہے سکینہؑ

کافی ہے یہی دوسری زہراؑ ہے سکینہؑ

شبیرؑ کا دل جس سے دھڑکتا ہے شب و روز
شبیرؑ پہ اللہ کا وہ تحفہ ہے سکینہؑ

آتی ہے تمھیں نیند فقط چھاتی پہ شہؑ کی
بستر تِرا شبیرؑ کا سینہ ہے سکینہؑ

کرتا ہے شب و روز سلام آپ کو آکر
اک پنجہ جو غازیؑ کے علم کا ہے سکینہؑ

منہ ڈھانپ لیا بالوں سے چادر جو نہیں ہے
کیسا تِرا بازار میں پردہ ہے سکینہؑ

زہراؑ کی طرح کیسے نہ تو ظلم سہے گی
آخر تمھیں زینبؑ نے جو پالا ہے سکینہؑ

مانگا ہے نقیؔ شب کی نمازوں میں اسے تو
خود سوچ لو شبیرؑ کی کیا کیا ہے سکینہؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

سنائی شام میں جو حیدری آواز زینبؑ نے

دکھایا شام کے دربار میں اعجاز زینبؑ نے

یزیدی شام کے دربار میں سب ہو گئے گونگے
کیا ہے خطبوں کا اس طرح سے آغاز زینبؑ نے

سنا کے لہجۂ شیرِ خداؑ میں شام میں خطبے
نظامِ ظلم روکا دے کے اک آواز زینبؑ نے

جہاں بھی جاتیں ہیں یہ ہر جگہ خطبے سناتی ہیں
بتایا یوں یزیدوں کا جہاں میں راز زینبؑ نے

علیؑ دربار میں آئے لگا ہے شامیوں کو یہ
علیؑ کے لہجے کا اپنایا یوں انداز زینبؑ نے

ہیں جتنی دنیا، یوں روکا ہے اُن سب کے نظاموں کو
جو دی دربار میں اسخت کی اک آواز زینبؑ نے

جنابِ مرتضیٰؑ کی ہیں یہ زینت، بیٹوں کے ہوتے
فقط اللہ جانے پایا کیا اعزاز زینبؑ نے

حسینؑ و قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ آئے ہیں اس میں
کیا شعبان کا ایسے نقی آغاز زینبؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

قدم باقدم ہم ارم دیکھتے ہیں

تقیؑ کا جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں

نقیؔ بس اٹھاؤ قلم، دیکھتے ہیں
محمد تقیؑ کے کرم دیکھتے ہیں

لگا، ہو گیا ہم کو دیدارِ جنت
محمد تقیؑ کا حرم دیکھتے ہیں

ملائک خدا کے یہ سجدوں کی خاطر
محمدؐ کے نقشِ قدم دیکھتے ہیں

ازل سے رہے ساتھ حق کے ہیں مولاؑ
نہ شاہی نہ جاہ و حشم دیکھتے ہیں

تقیؑ کے گداوں کا بھی میں گدا ہوں
جہانوں میں میرے بھرم دیکھتے ہیں

علیؑ کا وہ گھر ہے جہاں پہ نقیؔ ہم
محمدؑ کا پھر سے جنم دیکھتے ہیں

ہنس کے میدان میں ہر ظلم کو برباد کیا

رن میں بے شیرؑ نے حملہ نیا ایجاد کیا

شاہؑ یہ کہتے تھے کمسن ہیں ابھی آپؑ مگر
آپ نے حملہ بڑا اصغرِ ناشادؑ کیا

آ کے بن تیر و تبر گردنیں سب کی کاٹیں
یعنی بے شیرؑ نے شبرؑ کو بہت یاد کیا

طوق اور بیڑیاں، زنجیر پہن کر، اصغرؑ
آپؑ کے بھائی نے اسلام کو آزاد کیا

لیکے اک تیرِ ستم اپنے گلے پر ہنس کر
ایک کمسن نے بنِ سعد کو برباد کیا

ہو کے قربان رہِ شاہؑ میں اصغرؑ نے نقیؔ
حیدرؑ و فاطمہ زہراؑ کو بہت شاد کیا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

مرتضیٰؑ کی جان ہیں مولا نقیؑ

یوں مرا اِیمان ہیں مولا نقیؑ

دیکھ لو قرآں یا انؑ کو دیکھ لو
ناطقِ قرآن ہیں مولا نقیؑ

معجزہ دربار میں دکھلا دیا
مجتبیٰؑ کی شان ہیں مولا نقیؑ

جس میں سب قرآں سمٹ کر آ گئے
آپ وہ قرآن ہیں مولا نقیؑ

جو کبھی گنوا نہیں سکتا ہوں میں
آپ کے احسان ہیں مولا نقیؑ

ہے کنویں میں بیٹا، یہ ہیں سجدہ ریز
شکر کی پہچان ہیں مولا نقیؑ

اے خدا تو ہی نقیؔ کو کر عطا
مدح کا عنوان ہیں مولا نقیؑ

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

نبیؐ کا حسنِ جوانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نبیؐ کی یاد دہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہو جان یا کہ ہو سانسیں یا زندگی ہو مِری
سب آپ پر ہی لٹانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ثنائیں ہم کو وہاں آپ کی بھی کرنی ہیں
جہاں پہ نعتیں سنانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہزاروں لوگ مسلماں کئے ہیں مولاؑ نے
رسولؐ آپ کا ثانی ہیں جعفرِ صادقؑ

ہوا ہے آج کے دن آپؑ اور نبیؐ کا ظہور
یہ راتیں کتنی سہانی ہیں جعفرِ صادقؑ

نقیؔ، سلونی کا دعویٰ بتا رہا ہے یہی
خدا کے دین کے بانی ہیں جعفرِ صادقؑ

شیرِ خداؑ کی منقبت جب بھی کہیں پڑھی گئی

عرش پہ بھی وہ منقبت حشر تلک سنی گئی

روشنی آفتاب کی آتی رہی جہان میں
اور علیؑ کے نور کی شمس کو روشنی گئی

آنے پہ مرتضیٰؑ کے ہے در جو بنا جدار میں
اس کو چھپانے کے لیے سعی ہمیشہ کی گئی

آیا جو مشکلوں میں دیں یہ بھی ہے سیرتِ نبیؐ
نامِ علیؑ پکار کے نادِ علیؑ پڑھی گئی

اتنا کیا رسولؐ نے ذکرِ علیِ مرتضیٰؑ
دونوں جہاں میں یا علیؑ آواز گونجتی گئی

جذبہِ عشقِ مرتضیٰؑ، میثمؒ سے سیکھو کیسا ہو
ہیں سرِ دار وہ مگر مدحِ علیؑ پڑھی گئی

کی نہیں جب تلک علیؑ والوں نے مدحِ مرتضیٰؑ
تب علیؑ والوں سے نقیؔ سانس تلک نہ لی گئی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

وارثِ زینِ عباؑ ہیں باقرؑ

حافظِ دینِ خدا ہیں باقرؑ

داستاں کرب و بلا کی دیکھو
شاہدِ کرب و بلا ہیں باقرؑ

جیسے حیدرؑ کی دعا ہیں عباسؑ
ویسے عابدؑ کی دعا ہیں باقرؑ

ہیں علیؑ باپ، محمدؑ بیٹا
ایسی عابدؑ پہ عطا ہیں باقرؑ

جتنے القاب ہیں، بتلاتے ہیں
علم میں سب سے سوا ہیں باقرؑ

آپؑ پہ آپؑ کے اجداد پہ بھی
میری سب سانسیں فدا ہیں باقرؑ

انؑ کے ہی دم سے ہیں یہ دونوں جہاں
یعنی خالق کی رضا ہیں باقرؑ

ان گنت لوگوں کو لائے حق پر
دینِ احمدؐ کی بقا ہیں باقرؑ

میں بھلا کیسے بھٹک جاؤں نقیؔ
جب مرِے راہنما ہیں باقرؑ

کرلیں یہ دونوں جہاں جتنے بھی مل کر سجدے
پھر بھی ہوں گے نہیں عابدؑ کے برابر سجدے

شہہؑ نے غربت میں کئے جو تہہِ خنجر سجدے
سارے سجدوں کے بنے ہیں وہ پیمبر سجدے

نامِ سجادؑ جب آتا ہے تو پڑھتے ہیں درود
اسمِ سجادؑ پہ ہم کرتے ہیں اکثر سجدے

تیغ سر پر ہے مگر چہرہ ہے کعبہ کی طرف
نزع کے وقت بھی کرتے رہے سرورؑ سجدے

جو کئے جاتا ہے تو بغضِ علیؑ میں واعظ
لعنتیں کرتے ہیں تجھ پر وہ پلٹ کر سجدے

ہاں پسند آئیں خدا کو بھی عبادات انؑ کی
کون کر سکتا ہے سجادؑ سے بہتر سجدے

دہر میں آتے ہی عابدؑ نے کئے ہوں گے نقیؔ
جیسے شبرؑ نے کئے دنیا میں آکر سجدے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

مرتبے یہ شان و شوکت کے عیاں ہیں فاطمہؑ

آپ جس کی بیٹی ہیں اس کی بھی ماں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰؐ جس در پہ آ کے روز کرتے ہیں سلام
آپ کے در کے سوا وہ در کہاں ہیں فاطمہؑ

وقتِ مشکل میں بھی تو مشکل کشا ہیں مرتضیٰؑ
پاسبانِ مصطفیٰؐ کی پاسباں ہیں فاطمہؑ

انؑ کو تو امِّ ابیہا کا لقب بھی مل گیا
سوچئے کتنی نبیؐ پر مہرباں ہیں فاطمہؑ

مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ و مجتبیٰؑ اور اک حسینؑ
ان میں چاروں آیتوں کے درمیاں ہیں فاطمہؑ

جب پڑھا کوثر کا سورہ تب ہوا معلوم یہ
آپؑ کی عظمت تو قرآں میں نہاں ہیں فاطمہؑ

کوئی حیدرؑ کے علاوہ ہو نہیں سکتا ہے وہ
اے نقیؔ جن کی جہاں میں مدح خواں ہیں فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

لبوں پر تیرے مدحت ہے؟ نہیں تو

تو منبر کی اجازت ہے؟ نہیں تو

پکارا جب سے ہم نے نامِ حیدرؑ
پھر آئی کوئی آفت ہے؟ نہیں تو

بنا حُبِّ علیؑ دونوں جہاں میں
جناں جانے کی حسرت ہے؟ نہیں تو

حسینؑ ابنِ علیؑ کو قتل کر کے
یزیدوں کی حکومت ہے؟ نہیں تو

علیؑ کے بن علیؑ کی آل کے بن
"جئے جانے کی ہمّت ہے؟ نہیں تو"

وہ دستر خوان پر مولا حسنؑ کے
کہیں تھوڑی بھی قلت ہے؟ نہیں تو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

اُنھیں اصغرؑ ہرا دیں گے ہنسی سے
تو تیغوں کی ضرورت ہے؟ نہیں تو

اگر اس میں نہیں ہو مدحِ حیدرؑ
یہ دنیا خوبصورت ہے؟ نہیں تو

نبیؐ کو چھوڑ کر جنگوں سے بھاگے
یہ کوئی کارِ نصرت ہے؟ نہیں تو

اندھیرا قید خانہ اور سجدے
کہیں عابدؑ سی ہمّت ہے؟ نہیں تو

جلاتے ہیں درِ زہراؑ مسلماں
نبیؐ سے کیا یہ الفت ہے؟ نہیں تو

نقیؔ احساں نہیں گر فاطمہؑ کا
تو پھر کیا تیری محنت ہے؟ نہیں تو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

یوں آج کہتا ہے سب کو خدا مبارک ہو

کہ آج خوش ہوئے زین العباءؑ مبارک ہو

جو لائے حضرتِ مختارؓ حرملا کا سر
تو بولے ابنِ شہہِ کربلاؑ مبارک ہو

ہے تاج پوشیِ مہدیؑ کہا کسی نے یہ جب
زباں سے نکلا ہے بے ساختہ مبارک ہو

غمِ حسینؑ کے بعد آئی جو نویں تاریخ
غمِ حسینؑ نے خود یہ کہا مبارک ہو

جو تاج پوشیِ مہدیؑ ہوئی تو بولیں بتولؑ
اک اور لعل ہے مولا بنا مبارک ہو

ہے دن حسینِ بہت آج کا نقیؔ نقوی
قصیدہ آج بھی تم نے پڑھا مبارک ہو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

تم قرارِ قلبِ زہراؑ کا قرار

تم سے ماتم دینِ احمدؐ کا وقار

جس جگہ نیّت کا ہو دار و مدار
جشن ہوتا ہے وہیں پر شاندار

کرتا ہوں عونؑ و محمدؑ کی ثنا
خوش رہو زینبؑ کی آتی ہے پکار

لاڈلے زینبؑ کے میری شان ہیں
کہتے ہیں یہ عرش سے دلدل سوار

موت کو بھی خوف ہے خود موت کا
بھیجے ہیں غازیؑ نے اپنے فوجدار

یہ جری ابنِ جری ابنِ جری
وہ فرار ابنِ فرار ابنِ فرار

کر رہا ہے آج سجدہ جو کوئی
ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا قرضدار

سوچ کر کرنا ثنائے کربلا
یہ عبادت ہے نہیں ہے کاروبار

ہے کرم شبیرؑ کا مجھ پر نقیؔ
میں بھی ہوں شبیرؑ کا مدحت گزار

مشکلوں میں رہتا ہے میرے لبوں پر عسکریؑ

ذکر تیرا کرتا رہتا ہوں میں گھر گھر عسکریؑ

ڈوب کر پانی کے اندر جو مرا فرعون تھا
کھیلتے ہیں دیکھ لو پانی کے اوپر عسکریؑ

لکھ رہا ہوتا ہوں میں جب آپ کی مدحت تو پھر
دل کو ملتا ہے سکوں میرے برابر عسکریؑ

دہر میں جب آپ آئے تب نقیؑ نے یہ کہا
آ گئے پھر سے حسنؑ دنیا میں بن کر عسکریؑ

کون روکے گا بھلا جنت میں جانے سے مجھے
ہے محبت آپکی اس دل کے اندر عسکریؑ

عسکریؑ کی شان میں کافی ہے یہ جملہ نقی
رہ چکے ہیں بارہویں رہبرؑ کے رہبر عسکریؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

نعتِ نبیؐ پڑھوں کہ میں قرآن عسکریؑ

دونوں میں آپ ہی کی تو ہے شان عسکریؑ

قرآں سمجھنا ہو گیا آسان اب بہت
کونین میں ہیں وارثِ قرآن عسکریؑ

روضہ ہو آپ کا مِری آنکھوں کے سامنے
ہو جائیں گے قبول سب ارمان عسکریؑ

آغوش میں امام نقیؑ کی وہ آ گئے
بن کر حسنؑ کی دہر میں پہچان عسکریؑ

دربان اپنے در کا بنا دیجیۓ امامؑ
یہ کیجیۓ فقیر پہ احسان عسکریؑ

وارث ہیں آپ احمدِ مرسلؐ کے یا امامؑ
کتنی بلند آپ کی ہے شان عسکریؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کتنے کئے ہیں ظالموں نے ظلم آپ پر
گھر آپ کا تھا آپ کا زندان عسکریؑ

ہو جائیں خوش نقیؔ سے امامؑ اور پنجتنؑ
کیجے عطا کی مجھ پہ وہ باران عسکریؑ

زباں کریں مجھے ایسی عطا علی اکبرؑ

کہ آپؑ کی کروں میں بھی ثنا علی اکبرؑ

ہے پالا شاہؑ نے قاسمؑ کو اپنی گود میں اور
حسنؑ کی گود میں تو ہے پلا علی اکبرؑ

شجاعت آپ کی حیدرؑ میں ملتی ہے لیکن
نبیؑ سے حُسن ہے ملتا ترِا علی اکبرؑ

جو دیکھا رن میں تو کہنے لگے یہ سب شامی
کبھی رسولؐ کبھی مرتضیٰؑ علی اکبرؑ

ہیں کہتے رشک سے یوسفؑ بھی دیکھ کے تجھ کو
کہ حُسن میرا بھی ہو آپ سا علی اکبرؑ

ہے چہرا ہو بہو میرے رسولؐ کے جیسا
فقط یہ مرتبہ تجھ کو ملا علی اکبرؑ

علیؑ نے دے کے دعا سب عطا کیا ہے نقیؔ
قصیدہ لکھنا تھا جو آپ کا علی اکبرؑ

شاعرِ اہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

کیا کام عجب کر گیا پیغام حسنؑ کا

لیتے ہیں عدو خوف سے سب نام حسنؑ کا

چلتے ہیں فقط ایک ہی آواز پہ سب لوگ
لگتا ہے کہ نوکر ہے یہ کل شام حسنؑ کا

دنیا میں فقط اس ہی کو مل پائے گی جنّت
ہونٹوں پہ رہا جس کے سدا نام حسنؑ کا

ہاتھوں میں قلم تھام کے تحریر لکھی ہے
دشمن کو فنا کر گیا پیغام حسنؑ کا

ہر ایک ہلاکت سے اگر بچنا ہے تم کو
تو تھام فقط دامنِ اسلام حسنؑ کا

تاریکیاں رخصت ہوئیں پھر آیا سویرا
میں نے جو لیا نام سرِ شام حسنؑ کا

جنت سے سرِ حشر نہیں ہو گا وہ محروم
وہ شخص جسکے دل میں ہے گلفام حسنؑ کا

زہراؑ کی نقیؔ یوں میں سناتا ہوں ثنائیں
ملتا ہے شب و روز جو انعام حسنؑ کا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

مولا حسنؑ کا صدقہ ہے جو جاں بدن میں ہے

خوشبو حسنؑ کے عشق کی بکھری چمن میں ہے

تم چاہتے ہو روکنا جو ذکرِ مجتبیٰؑ
یہ ذکر ہر زبان پہ میرے وطن میں ہے

مجھ کو یقیں ہے پنجتن آئے سن نے سب
مدحِ حسنؑ جو اس گھڑی میرے دہن میں ہے

زلفِ نبیؐ پکڑ کے یہ کہتے تھے مجتبیٰؑ
بس وہ نظامِ حق ہے جو دستِ حسنؑ میں ہے

مدحِ حسنؑ سناؤں میں زہراؑ کے سامنے
چھایا خیال بس یہی فکر و ذہن میں ہے

ذکرِ حسنؑ سے آلِ محمدؐ کو خوش کرے
شاعر جو اہلبیتؑ کا ہے اس لگن میں ہے

قاسمؑ کے واسطے سے دعا جب کروں نقیؔ
کہتا ہے کوئی مانگ لے جو تیرے من میں ہے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

زباں پہ آگیا جس دم تمھارا نام رضاؑ

دیا ہے زہراؑ نے انعام یا امام رضاؑ

تمھارا ذکر زمانہ مٹا نہیں سکتا
خدائے پاک نے تم کو دیا دوام رضاؑ

جو سکّہ آپ نے اپنا چلایا تھا اک دن
رہے گا پاس ہمارے وہ اب مدام رضاؑ

ہر اک وطن میں رہے گی علیؑ علیؑ کی صدا
چلا رہے ہیں جو دنیا کا سب نظام رضاؑ

کسی دوا سے شفا جو نہیں ہے پاتا پھر
شفا ضرور اسے دیتے ہیں امام رضاؑ

دعائے سیدہؑ پاتے ہیں مومنین وہ سب
تمھارا ذکر جو کرتے ہیں صبح و شام رضاؑ

ہے مانگی ہر گھڑی میں نے یہی دعا ان سے
غلام اپنا بنا لیں مجھے امام رضاؑ

تمھارا واسطہ دے کر شروع کرتا ہوں
کیئے جو آپ نے آسان میرے کام رضاؑ

جناں تو مجھ پہ نقیؔ ہو گئی ہے اب واجب
لکھا ہے شان میں جب آپ کے کلام رضاؑ

حاکمِ شام کو لکھّی تھی جو تحریر حسنؑ

شام میں پوری کی زینبؑ نے وہ تقریر حسنؑ

نام سے آپکو بھائی نے پکارا نہ کبھی
بس امام آپ کو کہتے رہے شبیرؑ حسنؑ

لشکرِ شام پہ تلوار کے بِن حملہ کیا
کربلا میں یوں بنے اصغرِ بے شیرؑ حسنؑ

آپ کے حضرتِ عباسؑ بھی شاگرد رہے
کل جہانوں میں ہے یہ آپ کی توقیر حسنؑ

پہلے دشمن نے جگر کے کئے ٹکڑے تیرے
پھر جنازے پہ ترِے مارے گئے تیر حسنؑ

پھر جو لوٹا تھا جنازہ ترِا گھر کو واپس
دیکھ کر چیخ اٹھیں زینبِ دلگیرؑ حسنؑ

ابنِ زہراؑ کو نقیؔ، کر کے مسلمان شہید
بھول بیٹھے، کہ ہیں قرآن کی تفسیر حسنؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

دیکھو بالکل ہے مرتضیٰؑ قاسمؑ

حق ادا تم نے کر دیا قاسمؑ

شام والوں پہ چھا گیا قاسمؑ
ایسے عباسؑ بن گیا قاسمؑ

ہو کے قربان حق کی راہوں پر
شامیوں کو مٹا گیا قاسمؑ

بانٹتا ہے غریب امیروں کو
اتنا تو نے جو دے دیا قاسمؑ

خوش ہوئے مجتبیٰؑ ولادت پر
تجھ سا بیٹا عطا ہوا قاسمؑ

لکھے اشعار مدحِ قاسمؑ میں
مجھ کو شاعر بنا دیا قاسمؑ

لکھنے بیٹھا نقیؔ تو مولاؑ نے
کام آسان کر دیا قاسمؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

حیدرؑ نے مشکلوں میں بھی تنہا نہیں چھوڑا

میں نے کبھی علیؑ کو بلانا نہیں چھوڑا

خیبر میں اگئے ہیں مدد کو رسولؐ کی
حیدر نے تو نبیؐ کو اکیلا نہیں چھوڑا

بچ کر علیؑ کے وار سے کفار بھاگ اٹھے
دشمن خدا کا کوئی بھی زندہ نہیں چھوڑا

مولاؑ کے ساتھ جائے گا جنت میں بس وہی
جس نے علیؑ کا ساتھ ہمیشہ نہیں چھوڑا

حیدرؑ کی مدح کی ہے تو شاعر بنادیا
کرنا نقیؔ نے شکر کا سجدہ نہیں چھوڑا

راہِ رب میں سر کٹایا اور لٹایا گھر حسینؑ

آپ نے ایسے بچایا دینِ پیغمبرؐ حسینؑ

مصطفیٰؐ کی دید کی تھی التجا جن لوگوں کو
دیکھا ہے ان لوگوں نے اب آپ کا اکبرؑ حسینؑ

کرتی ہے شانِ حدیثِ منیت یہ آشکار
تو ہے پیغمبرؐ سے اور تجھ سے ہیں پیغمبرؐ حسینؑ

کس طرح ہو گی جناں میں جانے خواہش مجھے
جب عزاخانہ سجا ہے آپ کا گھر پر حسینؑ

آپ کے در پر زیارت کے لئے آیا ہے جو
یعنی اس نے حج کئے ستّر وہاں جا کر حسینؑ

چاہئے جو کچھ جسے آجائے انؑ کے در پہ وہ
دے گئے بیٹے کسی کو اور کسی کو پر حسینؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

تم ہو قرآں کے محافظ حافظِ قرآں تمھیں
مارتے ہیں ہر طرف سے گھیر کے پتھر حسینؑ

قتل بھائی ہو گیا خیمے جلے چادر لٹی
ہو گیا برباد کیسے ہائے تیرا گھر حسینؑ

ثانیٔ زہراؑ نے پانی جب بھتیجی کو دیا
ڈھونڈنے نکلی سکینہؑ تربتِ اصغرؑ حسینؑ

بین وہ منظر نقیؔ کیسے کرے گا جس گھڑی
مرتضیٰؑ کی بیٹیوں کی چھن گئیں چادر حسینؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

گردن رہِ خدا میں کٹا دی حسینؑ نے

ہمت جہاں کو اپنی دکھا دی حسینؑ نے

مومن شہید ہو کے بھی مرتے نہیں کبھی
آیت سناں پہ آ کے سنا دی حسینؑ نے

مٹی میں تو ملا نہ سکا مقصدِ حسینؑ
تجھ کو یزید خاک چٹا دی حسینؑ نے

حاکم بنا جو پھرتا تھا تو اس زمین پر
سب ملکیت تِری وہ مٹا دی حسینؑ نے

اپنا گلا کٹا کے سرِ دشتِ کربلا
"توحید کی حیات بڑھا دی حسینؑ نے"

اصغرؑ مدد کو آ گئے اس دم حسینؑ کی
ھل من کی جس گھڑی تھی صدا دی حسینؑ نے

محشر کی دھوپ دور ہے، دنیا میں ہی نقیؔ
چادر ہمارے سر پہ اڑھا دی حسین نے

شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

انصارِ شہؑ کے کہتے ہیں تم کو سلام حرؑ

لمحوں میں ہو گئے ہو علیہ السلام حرؑ

اس واسطے بنے ہیں یہ مہمان شاہؑ کے
کرتے تھے اسمِ فاطمہؑ کا احترام حرؑ

اٹھیں گے دیکھ کر تمھیں عزت میں سب نبیؐ
بخشا ہے یہ بتولؑ نے تم کو مقام حرؑ

ہاتھوں کو باندھ کر وہ معافی کو آ گئے
بس ایک دن میں چھوڑ کے یوں فوجِ شام حرؑ

جب تم یہاں پہ آئے تو رومالِ فاطمہؑ
انعام میں یہ دیتے ہیں تم کو امامؑ، حرؑ

پانی ابھی نہیں ہے یہاں تم جو آئے ہو
ساقیؑ تمھیں پلائیں گے کوثر کا جام حرؑ

کیسے منائی جاتی ہے آزادی اصل میں
دنیا کو آپ نے یہ دیا ہے پیامِ حرؑ

سب انبیاؑ کھڑے ہوئے مسند کو چھوڑ کر
جس دم پکارا آپ کا محشر میں نام حرؑ

عزت حسینؑ دے گئے اتنی ہیں آپ کو
لب پر جہاں کے آپ کا اب ہے کلام حرؑ

دولت کو جائداد کو، سب چھوڑ کر نقیؔ
آ کر حسینؑ کے یوں بنے ہیں غلام حرؑ

ہیں قید میں پر خلق کے مختار ہیں سجادؑ

مظلومی میں بھی حیدرِ کرارؑ ہیں سجادؑ

منصب ہے امامت کا یہاں صبر میں ورنہ
شبیرؑ پہ جاں دینے کو تیّار ہیں سجادؑ

جب آپؑ نے خطبہ دیا تب حشر بپا تھا
خطبات سبھی آپؑ کے تلوار ہیں سجادؑ

کی مجلسِ شبیرؑ بپا شام میں جا کر
پہلے شہِ والاؑ کے عزادار ہیں سجادؑ

جو شام گیا لیکے انھیں کرب و بلا سے
اس قافلے کے قافلہ سالار ہیں سجادؑ

مولاؑ نے جہانوں میں ہے پھیلائی ہدایت
حق بات ہے یہ دیں کے مددگار ہیں سجادؑ

کہتی ہے عبادت مری زینت ہے انہی سے
سجدہ یہ پکارا مرے سردار ہیں سجادؑ

یہ سن کے گدا اپنا بنا لیجے نقیؔ کو
پیش آپکی خدمت میں جو اشعار ہیں سجادؑ

کس طرح روک دیں ہم لوگ ثنائے عباسؑ
ختم ہوتی ہی نہیں دل سے ولائے عباسؑ

فاطمہ زہراؑ نے جب کہہ دیا بیٹا اپنا
کون پھر آپ کی عظمت کو گھٹائے عباسؑ

پوری دنیا میں ابھرتا ہے وہی شخص فقط
اپنا سر آپ کے در پر جو جھکائے عباسؑ

شور میداں میں ہوا آگئے شیرِ خالقؑ
تھامے تلوار جو صفین میں آئے عباسؑ

میری تربت پہ میرا اتنا تعارف لکھنا
زاکرِ سبطِ نبیؐ اور گدائے عباسؑ

آتے ہیں زیرِ علم ہوتی ہے راحت محسوس
مومنوں پر ترِے پرچم کے ہیں سائے عباسؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کھینچ کے تیغ سے خط روک دیا ہے لشکر
یہ شجاعت ہے بھلا کس کی سوائے عباسؑ

شاہؑ کی پیاس پہ جب میں نے لکھے شعر نقیؔ
جام کوثر کا پلانے مجھے آئے عباسؑ

تو کہاں ڈھونڈتا پھرتا ہے یہ در در جنت

ہے کہاں مجلسِ شبیرؑ سے بہتر جنت

ہم علیؑ والے ہیں جنت کے نہیں ہیں محتاج

بیچی بہلولؒ نے دنیا کو، بنا کر جنت

یوں ذکرِ علیؑ کرنے سے آئی خوشبو

کونین کے ہر کونے میں چھائی خوشبو

مدحت میں علیؑ کی نہ ہو کیسے مصروف

مجلس سے ہے خود خلد نے پائی خوشبو

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

آتا ہے مشکلوں میں زباں پر علیؑ علیؑ

اپنے لبوں پہ رہتا ہے اکثر علیؑ علیؑ

سمجھے تھے تم کہ کر کے دھماکہ ڈراؤ گے
مولا مرا ہے فاتحِ خیبر علیؑ علیؑ

فرمانِ مصطفیٰؐ ہے یہ دونوں جہان میں
میرا وصی ہے میرا برادر علیؑ علیؑ

حسنینؑ کے ہیں بابا یہ غازیؑ کے ہیں پدر
ہم مومنوں کے مونس و یاور علیؑ علیؑ

مدحِ علیؑ کرو کہ ہے فرمانِ مصطفیٰؐ
پھر لب پہ میرے آئے نہ کیونکر علیؑ علیؑ

مدحت علیؑ کی کیسے بیاں میں نہیں کروں
میرے رسولؐ نے کیا گھر گھر علیؑ علیؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جھولے میں چیرا کلّٰہ اژدر کو جس گھڑی
تب ماں نے نام رکھ دیا حیدر علیؑ علیؑ

خیبر کی جنگ نے نقیؔ ثابت یہ کر دیا
کہتے ہیں مشکلوں میں پیمبرؐ علیؑ علیؑ

روانہ نہر سے جب شہہؑ کے جاں نثار ہوئے

تو چاروں سمت سے عباسؑ پر ہیں وار ہوئے

لگا جو گرزِ گراں آہ سر پہ غازیؑ کے
ندا حسینؑ کو دی آقا ہم نثار ہوئے

دبا کے دانتوں میں مشکیزہ پھر بھی بڑھتے رہے
پہ حملے تیر کے غازیؑ پہ بار بار ہوئے

علیؑ کا شیر تھا خیموں کی سمت جانے لگا
ہوئے ہیں بازو قلم تیغ کے جو وار ہوئے

چھدی جو مشکِ سکینہؑ تو رو دیئے سقاؑ
بہا جو پانی تو عباسؑ اشک بار ہوئے

ہوا تھا آنکھ میں پیوست تیر غازیؑ کے
تو اس گھڑی شہہِ مظلومؑ بے قرار ہوئے

نقیؔ حرم میں قیامت تھی جب علم آیا
حرم سکینہؑ کے نالوں سے سوگوار ہوئے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

اس پہ تو مہربان ہے اکبرؑ

کہ نقیؔ مدح خوان ہے اکبرؑ

وہ وطن میں سنی ہے صغریٰؑ نے
تم نے دی جو اذان ہے اکبرؑ

اذن تجھ کو حسینؑ دیں کیسے
تو تو زینبؑ کی جان ہے اکبرؑ

نورؑ شہہؑ کا گیا ترِے غم میں
تو شہہِ دیںؑ کا مان ہے اکبرؑ

لیٹے لیٹے جو کیا وار علی اصغرؑ نے

ظلم کو کر دیا مردار علی اصغرؑ نے

نامِ سقائے سکینہؑ جو لگاتے ہیں سبیل
ایسے بچوں سے کیا پیار علی اصغرؑ نے

حرملا وقت کے مرحب کی طرح مار دیا
وارثِ حیدرِ کرارؑ علی اصغرؑ نے

اشقیا رونے لگے پھیر کے اپنا چہرا
مسکرا کر یوں کیا وار علی اصغرؑ نے

خشک ہونٹوں پہ زباں سوکھی پھرا کر رن میں
تیر و خنجر کئے بیکار علی اصغرؑ نے

مدح خوانی کیلئے تجھ کو نقیؔ بخشے ہیں
لیکے عباس سے اشعار علی اصغرؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

خلدِ بریں ہے ایسے کمائیؑ حبیبؑ نے

دو بار شہہؑ پہ جان لٹائیؑ حبیبؑ نے

دنیا میں منزلت وہ کوئی ی پا نہیں سکا
جو منزلت حسینؑ سے پائیؑ حبیبؑ نے

میثمؒ علیؑ کی شان سناتے ہیں ہر جگہ
اور مدحتِ حسینؑ سنائیؑ حبیبؑ نے

اللہؐ کے حبیبؐ سے پائیؑ ہے دادیوں
خاکِ حسینؑ سر سے لگائیؑ حبیبؑ نے

جنگِ حبیبؑ دیکھ کہ مہدیؑ نے یہ کہا
بننا ہے اب تو میرا سپاہی حبیبؑ نے

شہہؑ نے نقیؔ حبیبؑ کو خط سے بلایا ہے
عزّت زیادہ سب سے ہے پائیؑ حبیبؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

موسم پھر آگیا ہے سہانا غدیر کا

لکھنے لگا ہوں پھر سے قصیدہ غدیر کا

بھائی نبیؐ کا بن گیا مولا غدیر کا
ہو گا جہان بھر میں یہ چرچا غدیر کا

حیدرؑ ہیں مولا بن گئے نظروں کے سامنے
یہ کیسے سہہ رہا ہے وہ بکرا غدیر کا

پہلے مباہلے میں اٹھایا حسینؑ کو
ہو گا بلند ہاتھوں پہ مولا غدیر کا

چہرے دکھے بنے ہوئے لوگوں کے کچھ مجھے
منظر جو میں نے غور سے دیکھا غدیر کا

مجھ کو مقصرین کی پہچان ہو گئی
میں نے لگایا جب سے ہے نعرہ غدیر کا

اہلِ سقیفہ چہرہ چھپانے لگے تمام
میں نے کبھی جو واقع چھیڑا غدیر کا

اس نے مقصروں کو جلایا ہے اس گھڑی
منظر نقی کو یاد جب آیا غدیر کا

آج احمدؐ کے لبوں پر کیا حسیں اعلان ہے

بن گئے مولا علیؑ اللہ کا احسان ہے

ہے تمازت شمس کی اور ہے تپش اعلان میں
اور یہ بھی دیکھئے تپتا ہوا میدان ہے

بھاگنا تھی جن کی عادت بھاگتے وہ کس طرح
ان کے پالاں سے بنا جو منبرِ پالان ہے

حکمِ خالق سے علیِ مرتضیٰؑ مولا بنے
جو انھیں مولا نہ سمجھیں اصل میں شیطان ہے

آؤ سب دنیا کے بندوں اس غدیری راہ پر
خلد کا رستہ یہاں سے تو بہت آسان ہے

ہے علیؑ دنیا کا مولا اور ہے بھائی مرا
دو جہاں میں یہ رسولِ پاکؐ کا فرمان ہے

منقبت لکھتے جو رہتے ہو علیؑ کی شان میں
جان لو تم اے نقیؔ، مہدیؑ کا یہ احسان ہے

شاعرِاہلبیت علیہ السلام
سید محمد نقی نقوی

سن کے پیغمبرؐ سے اعلانِ غدیر

لکھّیں گے سلمانؓ دیوانِ غدیر

تاج پوشی ہے علیؑ کی آج تو
کیسے بھولیں گے ہم احسانِ غدیر

چھوڑ کر میدان کیسے بھاگتے
تھے کجاوے سب کے پالانِ غدیر

ساتھ آئے ہیں بہتّر کربلا
تھا بھرا لاکھوں سے میدانِ غدیر

جو منافق کے لئے آیا تھا سنگ
ہم کہیں کیوں اسکو سامانِ غدیر

آ گئی بلغ کی آیت اے رسولؐ
"عرش سے آیا ہے سامانِ غدیر"

مانناہے وہ نبیؐ جو بولیں گے
ہیں نبیؐ اس وقت سلطانِ غدیر

جن کی عادت بھاگنا ہے ان سے ہی
لیتے ہیں پالان سلمانؓ غدیر

خوش دکھیں گے بوذرؓ و سلماںؓ نقیؔ
مرتضیٰؑ ہو گیں جو عنوانِ غدیر

نہیں ہیں قاسمؑ و اکبرؑ حسینؑ تنہا ہیں

شہید ہو گیا لشکر حسینؑ تنہا ہیں

سنی حسینؑ سے ھل من کی یہ صدا جس دم
گرے ہیں جھولے سے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں

اٹھا کے ہاتھوں میں تلوار ازن لینے آئے
یہ کہہ کے عابدِ مضطرؑ حسینؑ تنہا ہیں

وہاں ہے لاکھوں کا لشکر یہاں اکیلے حسینؑ
کہاں ہو غازی دلاورؑ حسینؑ تنہا ہیں

وہ مارتے ہیں ستم گر جو ہاتھ میں آیا
مدد کو آیئے حیدرؑ حسینؑ تنہا ہیں

شہید زینبِ دلگیرؑ کے پسر بھی ہوئے
نہیں رہا کوئی یاور حسینؑ تنہا ہیں

لگا تھا تیر گلے میں نقیؔ جو اصغرؑ کے
شہید ہو گئے اصغرؑ حسینؑ تنہا ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جب سنا آخری اعلان غدیرِ خم میں

ہو گیا شیخ کو ہذیان غدیرِ خم میں

مولا بنتے ہوئے ہاتھوں پہ نبیؐ کے دیکھا
دیکھا قرآن پہ قرآن غدیرِ خم میں

کس طرح شیخ جی میدان سے ہو جاتے فرار
آئے تھے ان کے جو پالان غدیرِ خم میں

خم کے میداں میں بنے مولا علیؑ ہیں مولا
خلد کا رستہ ہے آسان غدیرِ خم میں

سن کے اعلانِ نبیؐ لوگ جو کچھ جل بیٹھے
تین شکلوں میں تھا شیطان غدیرِ خم میں

سامنے دنیا کے حیدرؑ کو بنایا مولا
ہو گیا سب پہ ہی احسان غدیرِ خم میں

آخری خطبہ سنا تھا جو رسول اللہؐ سے
نکلی کچھ لوگوں کی یہ جان غدیرِ خم میں

سب کا مولا ہے وہی جو ہے نبیؐ کا بھائی
ہو گئے دیں کے سب اعلان غدیرِ خم میں

مولاؑ بنتے ہوئے حیدرؑ کو جو دیکھا ہے نقیؔ
شیخ کے ڈوبے ہیں ارمان غدیرِ خم میں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کیسے کریں بیان فضیلت حسینؑ کی

میرے نبیؐ بتا گئے عظمت حسینؑ کی

حکمِ حسینؑ مانتے ہیں، ہم سب اس لئے
کی ہے دلوں نے اپنے جو بیعت حسینؑ کی

بغضِ بتولؑ دل میں لئے بیٹھے ہیں جو لوگ
وہ جانتے نہیں، کہ ہے جنّت حسینؑ کی

روکو گے کتنا ذکرِ حسینؑ ابنِ مرتضیٰؑ
دیکھو جہان بھر میں ہے مدحت حسینؑ کی

تھی بس یزید تیری حکومت وہ شام تک
اب بھی جہان پر ہے حکومت حسینؑ کی

ابنِ علیؑ کو دیکھ کے سب بھاگے خوف سے
اتنی ہے فوجِ شام پہ ہیبت حسینؑ کی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

جائے گا پھر کہاں پہ بھلا تو، بتا دے شیخ
محشر میں جب سجے گی عدالت حسینؑ کی

مارے ہیں تیر، کاٹا گلا پھر بھی دیکھئے
جاری سناں پہ بھی ہے تلاوت حسینؑ کی

راہِ خدا میں جس نے لٹایا ہے سب نقیؔ
تو ہے رضا خدا کی محبت حسینؑ کی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

غیب سے آئے گا جس دم تیرا بیٹا فاطمہؑ

سب سے پہلے وہ فدک کا لے گا بدلہ فاطمہؑ

خود کھڑے ہو کر جگہ سے کر کے تیرا احترام
مصطفیٰؐ بتلا گئے ہیں تیرا رتبہ فاطمہؑ

سب کے شجرے ہو گئے معلوم مجھ کو باخدا
تیرے دشمن پر کیا ہے جب تبرّا فاطمہؑ

نام سرورؑ نے رکھے ہیں اپنے بیٹوں کے علیؑ
اور ساری بیٹیوں کا نام رکھا فاطمہؑ

کر رہا ہوتا ہے اب بھی روٹیاں آ کر طلب
آپ کے در سے خدا کا ہر فرشتہ فاطمہؑ

بخشوائے گا نقیؔ کو دیکھنا محشر میں یہ
آپ کی مدحت میں لکھا جو قصیدہ فاطمہؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

مصطفیؐ کا شباب ہیں باقرؑ

پانچویں بو ترابؑ ہیں باقرؑ

بھیجا ہے آپ کو نبیؐ نے سلام
اتنے عزت مآب ہیں باقرؑ

صبر کا آفتاب ہیں سجادؑ
علم کا آفتاب ہیں باقرؑ

سیدھے رستے پہ پڑھ کہ آئے اسے
دینِ حق کی کتاب ہیں باقرؑ

قلب میں شہہؑ کے اور حسنؑ کے نقیؔ
صندلی اک گلاب ہیں باقرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کہتے ہیں یہ قلوب ہمارے علی نقیؑ

ہیں سب کے سب غلام تمھارے علی نقیؑ

میں نے سنائی جب سے ہے مدحت یہ آپ کی
لگتے ہیں شعر، چاند ستارے علی نقیؑ

کرتے ہیں جو حیات عطا معجزوں کو بھی
وہ صرف آپ کے ہیں اشارے علی نقیؑ

یہ رزق زندگی کا ملا آپ سے ہمیں
دنیا و آخرت کے سہارے علی نقیؑ

مومن ہیں جتنے بھی نقیؔ دعویٰ یہ اُنکا ہے
ہم ہیں غلام، آقا ہمارے علی نقیؑ

رہنا نہیں کبھی بھی علیؑ کی ولا سے دور

ہو جائے گا تو لمحوں میں ورنہ خدا سے دور

مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ کو ہے
پھر بھاگتے ہیں شیخ کیوں مشکل کشا سے دور

گر زندگی سکون کی تم کو ہے چاہیے
ہونا کبھی نہ عشقِ علیؑ کی فضا سے دور

جو چاہتے ہیں روکنا حیدرؑ کا تزکرہ
فردوس کی وہ لوگ ہیں آب و ہوا سے دور

ہر دم نبیؐ کے ساتھ رہے ہیں علیؑ، نقیؔ
ہوتے نہیں کبھی بھی علیؑ مصطفیٰؐ سے دور

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

زباں پہ جس کی بھی حیدرؑ کی گفتگو نہ رہی

ابد تک اس کی جہاں بھر میں آبرو نہ رہی

علیؑ کے جشن میں آیا ہوں جب سے میں، تب سے
کبھی بھی پھر مجھے جنت کی جستجو نہ رہی

اندھیری زندگی ہو جائے گی جہان میں یہ
علیؑ کے عشق کی خوشبو جو چار سو نہ رہی

ملک یہ کہنے لگے آ کے جشنِ حیدرؑ میں
" علیؑ کی بزم میں جنّت کی آرزو نہ رہی "

علیؑ سے بغض جو رکھتا رہے گا زندگی بھر
تو ایسے شخص کی قسمت میں آبرو نہ رہی

ہے مرتضیٰؑ کی ثنا تو بہت بلند نقیؔ
ثنا کسی کی بھی حیدرؑ کے روبرو نہ رہی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

پھری ہے جس گھڑی تیری زباں لب پر علی اصغرؑ
ہوا ہے گونگا اس دم شام کا لشکر علی اصغرؑ

تمھیں سب دیکھ کر بولے، تھے جتنے فوج میں اُن کے
شجاعت میں یہ غازیؑ ہے، یا ہے حیدرؑ علی اصغرؑ

کوئی زندہ نہیں بچ سکتا، کہتے ہیں یہ سب شامی
وہاں سے لیکے آتے ہیں جواب سرورؑ، علی اصغرؑ

نہیں ہے ہاتھ میں تیر و تبر تلوار کچھ تیرے
کیا ہے حملہ تو نے اس طرح آکر علی اصغرؑ

نقیؔ جو کرتا رہتا ہے ثنا شبیرؑ کی گھر گھر
کیا احسان ہے یہ آپ نے مجھ پر علی اصغرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

آپ کی مدحت کروں کیسے بیاں ام البنینؑ

حضرتِ عباسؑ کی ہیں آپ ماں ام البنینؑ

آپ کے بیٹے کے قبضے میں ہے وہ نہرِ فرات
آپ کے قبضے میں ہے یہ کل جہاں ام البنینؑ

دیکھتی ہیں رشک سے عیسیٰؑ کی ماں یہ مرتبہ
آلِ زہراؑ آپ کو کہتی ہے ماں ام البنینؑ

پہلے زہراؑ سے ملک کرتے تھے آکر سب طلب
آج دیتی ہیں ملک کو روٹیاں ام البنینؑ

حیدرِ صفدرؑ کی پہلے رازداں تھیں فاطمہؑ
آج ہیں شیرِ خداؑ کی رازداں ام البنینؑ

آپ آلِ فاطمہؑ کی خود کو کہتی ہیں کنیز
آپ کو کہتے ہیں سب خود اپنی ماں ام البنینؑ

آپ کی مدحت نقیؔ کس طرح سے لکھّے بھلا
ہیں کہاں پر آپ اور میں ہوں کہاں ام البنینؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہوئی جہان کو معلوم بات زینبؑ سے

یزید کھا گیا گھر میں ہی مات زینبؑ سے

اشارہ آپ جو کرتیں، وہاں میں آجاتی
یہ بات کہتی تھی ہر دم فرات زینبؑ سے

عدو کے گھر میں بپا کی ہے مجلسِ شبیرؑ
یہ دیکھ کر ملا دیں کو ثبات زینبؑ سے

جگہ جگہ پہ بتایا ہے کون ہے حق پر
"ملی ہے دینِ خدا کو حیات زینبؑ سے"

ہوا ہے لاکھوں کے مجمعے میں یہ ذلیل اتنا
یزید کر نہ سکا تب سے بات زینبؑ سے

خدا کا رزق جہاں بھر میں بانٹا ہے تو نے
حیات پاتی ہے یوں کائنات زینبؑ سے

علیؑ کے لہجے میں خطبہ دیا نقیؔ نقوی
یزید خوف میں ہے کر کے بات زینبؑ سے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہیں جب ابوذرؓ و سلمانؓ سے غلامِ علیؑ
تو سوچو تم ذرا ہو گا کہاں مقامِ علیؑ

رسولؐ سے شبِ معراج کو کیا جس نے
کلام تھا وہ خدا کا کہ تھا کلامِ علیؑ

مرے نبیؐ پہ جب آیا ہے وقت مشکل کا
پڑھی ہے نادِ علیؑ اور پکارا نامِ علیؑ

جہاں میں کر گئی ثابت یہ جنگ خیبر کی
فقط نبیؐ کے مددگار ہیں امامِ علیؑ

رسولؐ کرتے ہیں خود اٹھ کے احترامِ بتولؑ
بتولؑ کرتی ہیں خود اٹھ کے احترامِ علیؑ

نقی مدینے سے پہلے گئی ہیں شام جو وہ
کیا ہے پورا یوں زینبؑ نے انتقامِ علیؑ

رعب یوں عونؑ و محمدؑ کا ہے دشمن پر بہت

غازیؑ کے شاگرد ہیں یہ، ان میں ہیں لشکر بہت

جب نواسوں کا علیؑ کے ذکر میں نے ہے کیا
زینبِ دلگیرؑ دیتی ہیں دعا آکر بہت

جب ہوا عونؑ و محمدؑ آپ کی مدحت کا ذکر
محفلوں میں تب سے پھیلی خوشبوئے عنبر بہت

جنگ جب دونوں کی دیکھی تو کہا سب نے یہی
"ہیں شجاعت کے دھنی غازیؑ کے یہ دلبر بہت"

آگئے عونؑ و محمدؑ، غازیؑ سے یہ سیکھی ہے جنگ
شام کا جتنا ہے لشکر، اس کو ہے یہ ڈر بہت

دیں بچانے کے لیے بھیجا تھا اِن کو شاہؑ نے
فتح کی خاطر تھا ورنہ شاہؑ کا اصغرؑ بہت

نہر تک پہنچے ہیں لیکن نہر کو دیکھا نہیں
ہے اثر آیا وفا کا غازیؑ کی اِنؑ پر بہت

جب سے دیکھی ہے شجاعت آپ کی میدان میں
فتح پڑھتی ہے قصیدے آپ کے گھر گھر بہت

دونوں نے دکھلایا نانا کی شجاعت کا مزاج
چیر ڈالے جنگ کے میدان میں اژدر بہت

اپنے نانا کی طرح اور اپنے ماموں کی طرح
حملے دونوں نے کئے ہیں جنگ میں بڑھ کر بہت

زینبِ دلگیرؑ کے گھر کی ہیں رونق دونوں لعل
ناز اٹھاتے ہیں تبھی تو غازیؑ و سرورؑ بہت

کربلا میں جنگ شہزادوں کی دیکھی جس گھڑی
تھے سپاہی دشمنوں کے مر گئے ڈر کر بہت

دیکھ کر عونؑ و محمدؑ کی وغا دیتے ہیں داد
حیدرؑ و عباسؑ، سرورؑ، قاسمؑ و اکبرؑ بہت

یاد تازہ کر رہے ہیں نانا کی یہ جنگ میں
خوف طاری ہو رہا ہے لشکرِ شر پر بہت

جب سے آئے ہیں یہ دونوں زینبِ کبریٰؑ کے گھر
زینبِ کبریٰؑ کا روشن ہو گیا ہے گھر بہت

کربلا کی جنگ میں زینبؑ کے دونوں بیٹوں نے
جنگِ خیبر کی طرح سب کے اڑائے سر بہت

جس نے چھوڑا زینبِ دلگیرؑ کے بیٹوں کا ذکر
وہ تڑپتا دکھ رہا ہے اب سرِ محشر بہت

دل میں رکھی ہے ہمارے آلِ احمدؐ کی ولا
کر رہا ہے ہم پہ احساں خالقِ اکبر بہت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

اتنے حملے ہیں کئے زینبؑ کے بیٹوں نے وہاں
دشمنوں کو یاد آئے اس گھڑی حیدرؑ بہت

اپنے نانا کی طرح حملہ کیا ہے دونوں نے
مچ گئی ہل چل نقیؔ میدان کے اندر بہت

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

یوں منافق کو بے قراری ہے

ذکرِ حیدرؑ ہمیشہ جاری ہے

ہر گھڑی بس علیؑ علیؑ کرنا
بس یہی زندگی ہماری ہے

جنگِ خیبر میں آ گئے حیدرؑ
کافروں پر یوں خوف طاری ہے

بولے مشکل میں مرتضیٰؑ سے رسولؐ
آس مشکل میں بس تمھاری ہے

چاہے آ جائیں سامنے لاکھوں
تیغِ حیدرؑ تو سب پہ بھاری ہے

ذکرِ حیدرؑ میں ہو گئے مشغول
ہم نے یہ زندگی گزاری ہے

ذکرِ حیدر یوں کر رہے ہیں نقیؔ
اس ہی نے زندگی سنواری ہے

معجزہ دنیا کو ہے ایسا دکھایا آپؐ نے

کعبے کی دیوار میں اک در بنایا آپؐ نے

جس علیؑ کی دونوں دنیا میں نہیں کوئی مثال
چلنا پھرنا اس علیؑ کو ہے سکھایا آپؐ نے

آپؐ ہی کی نسل سے نسلِ امامت ہے چلی
سلسلہ ہے یوں امامت کا چلایا آپؐ نے

گھٹلیاں خرموں کی ماریں کفر کو جس لعل نے
فخر سے اس لعل کا ہے ناز اٹھایا آپؐ نے

آج کل مدحِ علیؑ یوں لکھ رہا ہے یہ نقیؔ
شاعری میں حوصلہ اس کا بڑھایا آپؐ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کوئی پا سکا کب سوائے خدیجہؑ

جو ہیں خلق میں رتبے پائے خدیجہؑ

نبیؐ کو ہے انعام میں فاطمہؑ دی
محمدؐ پہ بھی ہے عطائے خدیجہؑ

تھا جو زندگی میں خدیجہؑ نے پایا
محمدؐ پہ سب کچھ لٹائے خدیجہؑ

ہیں زینبؑ نے زہراؑ کی اوڑھیں ردائیں
ہے زہراؑ نے اوڑھی ردائے خدیجہؑ

ہے اس نے ہی زینبؑ کو پردہ سکھایا
جسے پردہ کرنا سکھائے خدیجہؑ

جہاں میں نہیں کوئی مل پائی خاتون
محمدؐ کو بہتر، سوائے خدیجہؑ

محمدؐ ہیں دیتے دعائیں نقیؔ کو
جو اشعار لکھّے برائے خدیجہؑ

امامؑ کے جنھیں ہم سب غلام کہتے ہیں

یہ لوگ اُن ہی کو اپنا امام کہتے ہیں

ثنا امامؑ کی کس طرح سے لکھوں میں بھلا
جسے ہمارے محمدؐ سلام کہتے ہیں

جسے بھی شاعری بخشی امام باقرؑ نے
اُسی کو ہم تو عطائے امامؑ کہتے ہیں

بناتے ہیں وہ جناں میں مکان اپنے نقیؔ
جو لوگ مدحِ علیؑ میں کلام کہتے ہیں

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

بارھویں سرکارؑ کا کعبے پہ آنا دیکھنا

احترام ان کا کرے گا حق کا کعبہ دیکھنا

اپنی دادی فاطمہؑ کی قبر جب دیکھیں گے وہ
حکمِ مہدیؑ سے بنے گا اُنؑ کا روضہ دیکھنا

فاطمہؑ کے لعل جب فرمائیں گے اپنا ظہور
سب سمجھ جائیں گے، حیدرؑ کا ہے بیٹا دیکھنا

پرچمِ عباسؑ کعبے پر لگائیں گے وہ جب
کونے کونے میں جہاں کے اس کا سایہ دیکھنا

روکتے ہیں جو علیؑ کا ذکر وہ بعدِ ظہور
خود زبردستی کریں گے پھر یہ چرچا دیکھنا

بارھویں سرکارؑ کا ہونے تو دو تم بس ظہور
خود درِ زہراؑ پہ ہو گا جا کے سجدہ دیکھنا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

قبضہ کر کے بیٹھے ہو تم جو خدا کے گھر پہ آج
کعبے کے ہیں اصل وارث میرے مولاؑ، دیکھنا

باغِ زہراؑ سے فدک کا چھینا تھا جس نے نقیؔ
ذوالفقارِ مرتضیٰؑ کا اُن پہ حملہ دیکھنا

دن آگیا خوشی کا ہے یہ فاطمہؑ کی عید

دل سے خوشی مناؤ کہ ہے سیدہؑ کی عید

جو فاطمہؑ کا ہے وہ رسولِ خداؐ کا ہے
یعنی کہ آج ہو گئی یہ مصطفیٰؐ کی عید

خوش ہیں بہت زیادہ جو سردارِ انبیاؐ
اس واسطے یہ بن گئی کل انبیاؑ کی عید

زہراؑ کی عید ہے تو حسینؑ و حسنؑ ہیں خوش
اس طرح آج ہو گئی شیرِ خداؑ کی عید

سب کو مبارک ہو کہ بنے مہدیؑ آج امام
ہے اس خوشی میں آج امامِ زماںؑ کی عید

عابدؑ کو قاتلانِ شہِ دیںؑ کے سر ملے
خوش ہو کے کہہ رہے ہیں کہ ہے فاطمہؑ کی عید

مدحت علیؑ و زہراؑ کی تم بھی کرو نقیؔ
یہ دن بہت حسین ہے، ہے سیدہؑ کی عید

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

اے دنیا دیکھ لو تم یہ سب کمالِ حیدرؑ

ہیں ہر طریقے سے ساری اک سی آلِ حیدرؑ

تھا کوہِ طور پر موسیٰؑ نے جو جا کے دیکھا
وہ نور تھا خدا کا کہ تھا جمالِ حیدرؑ

ہر ایک کو الگ حیدرؑ نے دیئے جوابات
واللہ نہ اٹھا ہے اب تک سوالِ حیدرؑ

عمرانؑ نے بہت احمدؐ کا خیال رکھا
اور ہے خدا کے پیغمبرؐ کو خیالِ حیدرؑ

مشکل میں ہے نقیؔ بس مومن کا اک سہارا
ساری ہی مشکلوں سے ہم کو نکالے حیدرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

محبوبِ حقؐ کے سجدوں کی عزت ہے فاطمہؑ

اللہؐ کی رحمتوں پہ بھی رحمت ہے فاطمہؑ

ظالم کہاں پہ جائیں گے سارے بروزِ حشر
محشر میں صرف تیری عدالت ہے فاطمہ

بیٹی علیؑ کو دے کے نبیؐ نے کہا ہے یہ
میری علیؑ کے پاس امانت ہے فاطمہؑ

رکھتا ہے بغض آپ سے جو شخص قلب میں
بیکار اس کی ساری عبادت ہے فاطمہؑ

زہراؑ کی عظمتوں کا نقیؔ کیا بیان ہو
قرآں کہے رسولؐ کی عزت ہے فاطمہؑ

شاعرِاہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

سب کو سکھاتا ہے ہاں اطوار ذکرِ حیدرؑ

ہے دشمنوں پہ چلتی تلوار ذکرِ حیدرؑ

پہچان ہو گئی ہے مجھ کو منافقوں کی
میں نے تھا جب کیا یہ اک بار ذکرِ حیدرؑ

ہے جن کو دشمنی ان سے مرتے ہیں یہ سن کر
یوں کر رہا ہے دشمن پہ وار ذکرِ حیدرؑ

اللہؐ کا پسندیدہ ذکر ہے علیؑ کا
ہوتا ہے عرش پر یوں سو بار ذکرِ حیدرؑ

جب وقتِ مشکل آیا میرے رسولؐ پر ہے
پھر ہے کیا نبیؐ نے ہر بار ذکرِ حیدرؑ

کاٹی زبانِ میثمؓ سب دشمنوں نے مل کر
پا کر کیا ہے اس نے اقرار ذکرِ حیدرؑ

ملتی ہے جس سے مومن کی روح کو بھی راحت
اس طرح کی نقیؔ ہے گفتار ذکرِ حیدرؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

مدح کیسے کروں تِری زہراؑ

مدح خواں ہیں تِرے نبیؐ زہراؑ

تیری عظمت بتانے میں گزری
تیرے بابا کی زندگی زہراؑ

تیری مدحت میں جب سے ہوں مصروف
زندگی میں ہے روشنی زہراؑ

تیرا رومال جب سے باندھا ہے
حرؑ کی قسمت بدل گئی زہراؑ

ظلم تجھ پر کئے، نہیں سوچا
مصطفیٰؐ کی ہے لاڈلی زہراؑ

مصطفیٰؐ سے منافقت کی ہے
تجھ سے ہے اِن کو دشمنی زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

آئی دربار سے یوں لٹ کر تو
بیٹی پہچان نہ سکی زہراؑ

یہ خدا کا نقیؔ پہ ہے احسان
لکھ رہا ہے ثنا تِری زہراؑ

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

شام کی فوج کو جو صبح ہے چھوڑا حرؑ نے

پایا شبیرؑ کے لشکر میں سویرا حرؑ نے

عزتیں پائی ہیں شبیرؑ کے در سے اتنی
فاطمہ زہراؑ کا رومال بھی پایا حرؑ نے

سارے اصحابِ حسینؑ آئے یہاں اِنکے بعد
سب سے پہلے کیا جنت کا نظارہ حرؑ نے

دیکھ کر حرؑ کو ہوئی ہے انبیاؑ عزت میں کھڑے
کتنا پایا خدا جانے بڑا رتبہ حرؑ نے

فاطمہ زہراؑ کا رومال ملا حرؑ کو نقیؔ
رتبہ یوں پایا ہے سلمانؓ سے اونچا حرؑ نے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہر اک کو رزق ہے بانٹا علیؑ کی بیٹی نے

کسی سے کچھ نہیں مانگا علیؑ کی بیٹی نے

سنایا ایسا ہے خطبہ علیؑ کی بیٹی نے
یزید کو کیا رسوا علیؑ کی بیٹی نے

ہر ایک چیز کو خاموش کر دیا ایسے
جما لیا ہے جو قبضہ علیؑ کی بیٹی نے

کوئی یزید نہ مانگے گا اب کبھی بیعت
"بھرم حسینؑ کا رکھا علیؑ کی بیٹی نے "

ہوئے ہیں خوش تِری آمد سے پنجتنؑ سارے
مقام پا لیا ایسا علیؑ کی بیٹی نے

یزید لعنتی ہے قاتلِ امام حسینؑ
یہ کھل کے سب کو بتایا علیؑ کی بیٹی نے

یزید موت ترِی ہو گئی تھی اس لمحے
کیا جو خطبے سے حملہ علیؑ کی بیٹی نے

بچایا دینِ نبیؐ کو حسینؑ نے لیکن
حسینیت کو بچایا علیؑ کی بیٹی نے

نقی کو شاعرِ مولاؑ بنا دیا تو نے
یہ دے دیا مجھے رتبہ علیؑ کی بیٹی نے

میں بیاں کیسے کروں آپ کا انداز تقیؑ

باتوں باتوں میں ہی کر دیتے ہیں اعجاز تقیؑ

فاطمہ زہراؑ مجھے آ کہ دعا دینے لگیں
آپ کی مدح کا جب بھی کیا آغاز تقیؑ

جس طرح آپ کو حاصل ہوا اللہؑ سے یہ
کون حاصل بھلا ایسا کرے اعزاز تقیؑ

لیکے آئے ہیں ملک خلد سے اک ایک نقیؔ
تیری مدحت میں جو شامل کئے الفاظ تقیؑ

اسوۂ زہراؑ سے جس کو آگہی ہو جائے گی
شخصیت وہ اس جہاں میں خود سخی ہو جائیگی

حبِّ زہراؑ سے جو دل میں روشنی ہو جائیگی
تب عدوئے فاطمہؑ سے دشمنی ہو جائیگی

حیدرؑ و زہراؑ کے دشمن کی رکھی رب نے سزا
ذات وہ زندہ ہے لیکن موت سی ہو جائیگی

نوری شہزادی ہیں میری تزکرہ بھی نور ہے
جن کی الفت سے لحد میں روشنی ہو جائیگی

بضعۃِ منّیؑ محمدؐ نے کہا ہے سن لے شیخ
اِن کی الفت سے گناہوں میں کمی ہو جائیگی

لعن بھیجو دشمنِ زہراؑ پہ تم صبح و مساء
زندگی میں دیکھنا خود بہتری ہو جائیگی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

آپ ہیں خاتونِ جنّت آپ ہیں خیر النساؑ
اِن کی الفت حشر میں چھاؤں گھنی ہو جائیگی

مصطفٰیؐ کی آل سے گر بغض رکھو گے یہاں
تیرگی تیری بھی پھر یہ زندگی ہو جائیگی

شاہؑ کی مجلس کی خاطر جب بچھا فرشِ عزا
آئی یں گی زہراؑ، فضا بھی جنّتی ہو جائیگی

مانگنے خیرات آیا بابِ شہرِ علمؑ تک
منقبت اب ہے یقیں پوری نقیؔ ہو جائیگی

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

ہے خاندان میں اصغرؑ رباب کا بیٹا

صغیر ہو گیا اکبرؑ رباب کا بیٹا

وہ جنگ جیت گیا کربلا کے میداں میں
زباں پھرا کہ لبوں پر رباب کا بیٹا

سپاہِ شام کو ہنس کر رُلا دیا جس نے
یہ ایک چھوٹا سا حیدرؑ، رباب کا بیٹا

میں ذکر کربلا والوں کا جب بھی کرتا ہوں
تو سنّے آتا ہے اکثر رباب کا بیٹا

ملیں ہے نعمتیں زہراؑ کی مدح سے کیا کیا
وہ فضل کرتا ہے ہم پر رباب کا بیٹا

گرا ہے جھولے سے آوازِ استغاثہ پر
صدا حسینؑ کی سن کر رباب کا بیٹا

وہ حر ملا گیا جاں سے جو دیکھا شہؑ کو نقیؔ
یہ لیکے آگئے سرورؑ، رباب کا بیٹا

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی

کربلا ہے جو شان و شوکت سے

صرف زینبؑ تمھاری محنت سے

نامِ حیدرؑ زباں پہ لے آنا
تم کو بچنا ہو جب ہلاکت سے

یا علیؑ کہہ دیا ہے مشکل میں
مل گئی ہے نجات آفت سے

شیخ کیسے بچے گا محشر میں
زینبِ کبریٰؑ کی عدالت سے

لہجہ حیدرؑ کا تیرے لہجے میں
دیکھنے سب لگے یہ حیرت سے

صرف دنیا میں آپؑ ہیں ایسی
پنجتنؑ خوش ہوئے ولادت سے

گھر پہ پرچم لگا ہے غازیؑ کا
رہ رہا ہوں تبھی حفاظت سے

ہو گئے گونگے سب سپاہ نقیؔ
ثانیِ فاطمہؑ کی ہیبت سے

شاعرِ اہلبیتؑ
سید محمد نقی نقوی